

21696 - بیٹے کو ادب سکھانے کے لیے جس نے سارا مال لے لیا تھا بیٹیوں کے لیے ثلث کی وصیت

کردی

سوال

میرے والد نے وفات سے ایک برس قبل ہمیں تین لڑکیوں اور ایک لڑکے کو اس کے خاص مالی حساب و کتاب کے اوراق دیے جو انہوں نے ہمارے لیے ہم سے کئی برس دور رہ کر کتنی مشکلات سے جمع کیے ، ہم سب جانتے ہیں کہ انہوں نے ہمارے لیے یہ سب کچھ کرنے میں کتنی مشکل اٹھائی اس لیے احتراماً ہم میں سے کسی ایک نے بھی یہ جرات نہیں کی کہ اس مال میں سے ان کے پوچھے بغیر کچھ رقم نکلوائے .

میرے بھائی اور بہن کے درمیان جھگڑا ہوا جس کی بنا پر بھائی نے اکاؤنٹ سے ساری رقم نکلوا لی ، والد مرحوم لڑکیوں کی طرف داری میں تھے جس کی بنا پر بھائی (اللہ اسے معاف فرمائے) نے وہ ساری رقم نکلوا لی جو والد صاحب نے اس کے اکاؤنٹ میں رکھی تھی اور اس کے کاغذات بھی اسے دے دیے تھے ، اور جب بھائی کو اس وصیت کا علم ہوا تو اس نے اس کے خلاف دعویٰ دائر کر دیا جس میں اس نے وصیت اور اس کی مشروعیت میں کیڑے نکالنے کی کوشش شروع کر دی .

جب والد صاحب کو بنک سے اس کا علم ہوا تو انہیں بہت شدید صدمہ پہنچا ، اور اسے رقم واپس کرنے کا کہا اس لیے کہ انہیں بیماری میں رقم کی ضرورت ہے لیکن بھائی نے والد صاحب کو رقم واپس کرنے سے انکار کر دیا جس کا والد صاحب پر بہت برا اثر ہوا ، اور والد صاحب بھائی پر ناراضگی کی حالت میں ہی فوت ہو گئے ، صحیح ہوش و حواس میں رہتے ہوئے انہوں نے وفات سے قبل بیٹیوں کے لیے ایک تہائی کی وصیت لکھ دی یہ وصیت بھائی کے لیے بطور سزا تھی .

میں نے خود بھی یہ وصیت ماننے سے انکار کر دیا تھا کیونکہ میں اس وصیت پر خوش نہیں تھی اور میں نے صرف اپنا شرعی حق لیا اور اپنی بہنوں کی بھی نصیحت کی کہ اس وصیت کو چھوڑ دیں تا کہ اگر والد صاحب کسی غلطی میں پڑے ہوں تو ہم اس شک سے بھی نکل سکیں ، اور اسی طرح بھائی کے ساتھ بھی صلہ رحمی قائم رہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم بھی دیا ہے ، لیکن انہیں اس پر مطمئن کرنے کی میری کئی کوشش کامیاب نہ ہوسکی اور انہوں نے اس وصیت پر عمل کرنے کے لیے مقدمہ بازی کا راستہ اختیار کر لیا .

میری والدہ مرحومہ کے آنسو بھی انہیں اس مطالبہ سے باز نہ رکھ سکے ، میں نے بھائی کے ساتھ بھی کئی ایک بار کوشش کی کہ وہ والد صاحب کے نام اور شہرت کی حفاظت کی خاطر بہنوں کے ساتھ مقدمہ بازی میں نہ پڑے لیکن اس میں بھی کامیاب نہ ہوسکی ، اور اسے کہا کہ یہ سب کچھ وہ اپنے لیے دنیا میں ان اعمال کی سزا تصور کر لے جو

اسلام سوال و جواب

نگران اعلیٰ:
شیخ محمد صالح المنجد

کچھ اس نے والد صاحب کے ساتھ کیا تھا ، لیکن اس نے جو اپنا حق سمجھ رکھا تھا اس سے پیچھے ہٹنے سے انکار کر دیا ، اور دونوں فریق مجھے یہ کہنا شروع ہو گئے کہ تم حق کا ساتھ نہیں دیتی ، میں نے ابتدا سے ہی اس جھگڑے میں نہ پڑنے کا فیصلہ کر لیا اور وکیل کے ذریعہ اس معاملہ سے انکار کرتی رہی . میری گزارش ہے کہ اس بارہ میں آپ جو شرعی حکم دیکھتے ہیں وہ بیان کریں اور میری بہنوں کا اس میں شرعی حق کیا ہوگا ، اور ان کے متعلق میرے کیا واجبات ہیں میری صلہ رحمی کی کئی ایک کوشش کے باوجود انہوں نے میرے بارہ میں موقف اختیار کر رکھا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله :

بہن بھائیوں کے مابین اس طرح کا واقعہ ہونا بہت افسوس ناک ہے اور پھر جب اختلاف کا سبب مال ہوتو اور بھی زیادہ افسوس کا مقام ہے ، میں سوال کرنے والی بہنی کا حقیقی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اس نے بہت عقلمندی کا ثبوت دیا اور بھائی کے ساتھ جھگڑے میں پڑنے کی بجائے سلامتی کو ترجیح دی اور بڑی خوشی سے یہ کام کیا ، اور اس معاملے کو گھریلو طور پر خاندان کے اندر ہی حل کرنے کی کوشش کی جو کہ بذاتہ اس معاملہ کو ابتدائی طور پر حل کرنے کا بہت اچھا اور بہتر طریقہ ہے .

رہا سوال کا جواب تو مندرجہ ذیل نقاط میں اس بیان کیا جاتا ہے:

اول:

آپ کے والد نے جو مال آپ کے لیے جمع کیا اور کے لیے مشکلات بھی اٹھائیں تا کہ آپ لوگ اس مال سے فائدہ حاصل کرسکیں یہ ان سب افراد کا حق ہے جس کے لیے اللہ تعالیٰ نے وراثت میں حق دیا ہے ، آپ میں سے ہر ایک فرد والد کی وفات کے بعد شرعی حصہ کا مالک ہے اور کسی بھی فرد کے لیے جائز نہیں کہ وہ باقی ورثہ کو چھوڑ کرسارا مال خود ہی ہڑپ کرجائے اس طرح وہ دوسروں کی تلفی کرے گا .

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

اور زیادتی نہ کرو یقیناً اللہ تعالیٰ زیادتی کرنے والوں سے محبت نہیں فرماتا البقرة (190)

اسلام سوال و جواب

نگران اعلیٰ:
شیخ محمد صالح المنجد

اور حدیث میں ہے ابو حرة الرقاشی اپنے چچا سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کی لگام پکڑی ہوئی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی بھی شخص کا مال اس کی رضامندی کے بغیر لینا حلال نہیں۔ مسند احمد (20172) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ارواء الغلیل (1761) میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

تو اس بنا پر آپ کے بھائی نے رقم لینا والا کام کیا ہے وہ حرام شمار ہوتا ہے، اور خاص کر والد کا مال اس کی زندگی میں ہی ہڑپ کر لیا حالانکہ وہ مال کا حقدار تو صرف والد کی وفات کے بعد تھا اور وہ بھی اتنا جو اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے وراثت کی تقسیم میں رکھا ہے، لہذا اس بنا پر آپ کے بھائی کو چاہیے کہ وہ اپنے کیے کی اللہ تعالیٰ سے توبہ کرے اور حقداروں کو ان کے حقوق لوٹائے۔

دوم:

آپ کے والد نے جو وصیت کی ہے وہ غیر شرعی وصیت ہے اور آپ کے لیے اس کا مطالبہ کرنا جائز نہیں کیونکہ وارث کے لیے خصوصی وصیت کرنی جائز نہیں اس کی دلیل رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

(بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے ہر حقدار کو اس کا حق دے دیا ہے لہذا وارث کے لیے وصیت نہیں ہے) سنن ترمذی (2120)

علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے صحیح سنن ترمذی (1722) میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

لہذا ہمارے لیے اس وصیت کا مطالبہ کرنا جائز نہیں۔ اور اگر آپ کے بھائی نے آپ کا مال لے لیا ہے۔ تو تم اپنے حصہ کی وراثت کا مطالبہ کر سکتی ہو۔

سوم:

ان کے بارہ میں آپ کا موقف یہ ہے کہ: آپ انہیں نصیحت کرتی رہیں اور انہیں اکٹھے کرنے کی حتی الوسع کوشش اور اس کی جانب ان کی راہنمائی کریں، یہ یاد رکھیں کہ اس کام پر آپ کو اللہ تعالیٰ کی جانب سے اجر عظیم حاصل ہوگا۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

ان کے اکثر خفیہ مشوروں میں کوئی خیرو بھلائی نہیں، ہاں بھلائی اور خیر اس مشورہ میں ہے جو خیرات کرنا یا نیک بات یا لوگوں میں صلح کرانے کا حکم دے، اور جو شخص صرف اللہ تعالیٰ کی رضامندی حاصل کرنے کے ارادہ

سے یہ کام کرے یقیناً ہم اسے اجر عظیم سے نوازیں گے النساء (114)

آپ اپنی بہنوں سے بار بار یہی کہیں کہ وہ صرف اپنے حقوق کا مطالبہ کریں ، اور ایک تہائی حصہ کا مطالبہ کرنا جائز نہیں ، اور آپ اپنے بھائی کے ساتھ بھی اچھے اور بہتر انداز میں کوشش جاری رکھیں کہ وہ بہنوں کو ان کے مال حقوق ادا کر دے ، اور والد کی وفات کے بعد بہنوں پر شفقت و رحمت کرے نہ کہ انہیں تکلیف دے اور ان کے لیے عذاب بن جائے ، لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ کو اس راہ میں مشکلات آئیں گی لیکن آپ ان پر صبر کریں ، ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ آپ کو اس پر ثابت قدمی دے۔

چہارم :

جب آپ حق پر ہیں تو پھر آپ کو کسی ملامت کرنے والے کی ملامت اور نہ ہی یہ الزام کہ آپ دونوں فریقوں میں سے کسی ایک کی طرفداری کر رہی ہیں کوئی نقصان نہیں دے گا بس آپ حق پر ثابت قدم رہیں .

اور آخر میں ہم آپ سب کو یہ دعوت دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو اور اس سے ڈرتے ہوئے اس ذلت والے اختلاف کو ختم کر دو جس سے صرف شیطان اور وہ شخص ہی خوش ہوگا جس کے دل میں حسد و کینہ اور بیماری رچی ہوئی ہے .

میری اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کے مابین صلح کرائے ، اور اللہ تعالیٰ ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی رحمتیں برسائے .

واللہ اعلم .